رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

اَللّٰہُ اَکْبَر

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۴۹	یکم ربیع الاول ۱۳۵۳ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۴ء	جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۲۔جون بوقت ۱/۲ ۴ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مصیبت زدگانِ بہار کی امداد کے لئے ۱۱۔جون کو مزید دو ہزار روپیہ مولانا عبد الماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگل پور کو روانہ کیا گیا ہے ؛۔

خوشی کی بات ہے۔ کہ جناب مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی لڑکی آمنہ بیگم صاحبہ نے امسال ایف اے کا امتحان پاس کیا ؛۔

شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل مبلغ کو بسلسلہ تبلیغ لائلپور روانہ کیا گیا ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صداقتِ اسلام کا ایک عظیم الشان ثبوت

(رقم فرمودہ ۱۴۔جون ۱۹۰۳ء)

"دنیا بہت سی فضولیوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور لوگ ایک جھوٹی منطق پر راضی ہو رہے ہیں۔ مذہب وہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کو دکھلاتا ہے۔ اور خدا سے ایسا قریب کر دیتا ہے۔ کہ گویا انسان خدا کو دیکھتا ہے۔ اور جب انسان یقین سے بھر جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ سے اس کا ایک خاص تعلق ہو جاتا ہے۔ وہ گناہ سے اور ہر ایک ناپاکی سے خلاصی پاتا ہے۔ اور اس کا سہارا صرف خدا ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے خاص نشانوں سے اور اپنی خاص تجلی سے اور اپنے خاص کلام سے اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ میں موجود ہوں۔ تب اس روز سے وہ جانتا ہے۔ کہ خدا ہے۔ اور اسی روز سے وہ پاک کیا جاتا ہے۔ اور اندرونی آلائشیں دور کی جاتی ہیں۔ یہی معرفت ہے۔ جو بہشت کی کنجی ہے۔ مگر یہ بغیر اسلام کے اور کسی کو بھی میسر نہیں آتی۔ یہی خدا تعالےٰ کا ابتداء سے وعدہ ہے جو وہ انہی پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس کے پاک کلام کی پیروی کرتے ہیں۔ تجربہ سے زیادہ کوئی گواہ نہیں پس جبکہ تجربہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ خدا اپنے تئیں بجز اسلام کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ اور کسی سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ اور کسی کی اپنے زبردست معجزات سے مدد نہیں کرتا۔ تو ہم کیونکر مان لیں۔ کہ دوسرے مذہب میں ایسا ہو سکتا ہے"

(الحکم ۱۰۔جولائی ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائنٹ ناظر صاحبان بیت المال کا تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال بھی سالگزشتہ کی طرح ہر ایک احمدی کی آمدنی صحیح تشخیص کرانے کے بعد جماعتوں کے چندہ کا بجٹ تجویز کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس غرض کے لئے حضور نے مندرجہ ذیل جائنٹ ناظران بیت المال کا تقرر منظور فرمایا ہے۔ جو اپنے اپنے حلقہ کی انجمنوں۔ اور افراد کی تشخیص کرائیں گے۔ اور اس کی رُو سے ہر ایک انجمن کے چندے کا بجٹ طیار کیا جائیگا۔ عہدہ داران جماعت۔ اور جماعت کے ہر ایک احمدی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس کام کو جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت شروع کرنے والے ہیں۔ اس میں اُن کا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے ؛

جائنٹ ناظر صاحبان کے نام اور ان کے حلقے مفصلہ ذیل ہیں

نمبر شمار	نام جائنٹ ناظر صاحب	حلقہ
۱	حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب	ضلع جالندھر۔ ہوشیارپور
۲	حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب	ضلع جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبل پور
۳	میر محمد اسحاق صاحب فاضل	ضلع سیالکوٹ۔ صوبہ جموں۔ ریاست پونچھ۔ ضلع امرتسر
۴	خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب	ضلع گورداسپور بجز قادیان۔ ضلع کانگڑہ
۵	شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری	ضلع لاہور۔ ضلع گوجرانوالہ
۶	خانصاحب بابو برکت علی صاحب شملوی	جھنگ۔ میانوالی۔ منٹگمری
۷	ملک مولا بخش صاحب	ضلع ملتان۔ ریاست بہاولپور۔ ضلع ڈیرہ غازیخان۔
۸	چودھری برکت علی خانصاحب	دہلی۔ شملہ۔ انبالہ۔ رہتک۔ حصار۔ گڑگاؤں۔ اور علاقہ کشمیر۔
۹	بابو محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر	ضلع گجرات۔ ضلع شیخوپورہ
۱۰	چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی	ضلع لدھیانہ۔ ریاست ہائے نابھہ۔ پٹیالہ۔ جیند۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ
۱۱	مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل جٹ	صوبہ یو۔ پی۔
۱۲	ماسٹر محمد طفیل صاحب	ضلع فیروزپور
۱۳	نواب محمد عبد اللہ خان صاحب	صوبہ سندھ
۱۴	چودھری مظفر الدین صاحب	بہار۔ بنگال
۱۵	ملک غلام فرید صاحب	علاقہ دکن۔ مالابار و سیلون۔
۱۶	میاں غلام مجتبےٰ صاحب	ممالکِ غیر
۱۷	مرزا محمد شفیع صاحب	علاقہ سرحد

ضلع لائل پور و شاہ پور نیز دیگر علاقہ کے بجٹ ناظر بیت المال کے دفتر سے تیار ہونگے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

احمدی جماعتوں کے جلسے

مندرجہ ذیل جلسے منظور کئے گئے ہیں۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ قریب کے جلسوں میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ ان تاریخوں کا خیال رکھیں۔ اور کوئی جلسہ مقرر نہ کریں ؛

(۱) کھوکھووالی۔ ضلع لائل پور - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - جون ۱۹۳۴ء

(۲) دیپال پور۔ ضلع منٹگمری - ۱۶ - ۱۷ - جون ۱۹۳۴ء -

(۳) رائے پور نابھہ ریاست - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - جون ۱۹۳۴ء

(۴) انبالہ - ۲۹ - ۳۰ - جون و یکم جولائی ۱۹۳۴ء

(۵) شمس آباد ضلع لاہور - ۲۸ - ۲۹ - جون ۱۹۳۴ء

(۶) دسوہہ ضلع ہوشیارپور - ۴ - ۵ - جولائی ۱۹۳۴ء

(۷) لمن ضلع فیروزپور - ۷ - ۸ - جولائی ۱۹۳۴ء

(۸) میانوالی۔ بھلوال - ۱۲ - تا ۱۵ - جولائی ۱۹۳۴ء

(۹) شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ - ۳۰ - جون و یکم جولائی ۱۹۳۴ء

(۱۰) دھاریوال ضلع گورداسپور - ۷ - ۸ - جولائی ۱۹۳۴ء -

(۱۱) بھیر و چیچی - ضلع گورداسپور - ۲۴ - ۲۵ - جون ۱۹۳۴ء -

(۱۲) سنگرور - ۱۲ - تا - ۱۵ - جولائی ۱۹۳۴ء -

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

خط و کتابت کے متعلق اطلاع

یکم اپریل ۱۹۳۴ء سے گورنمنٹ نے لفافہ کے خط کا وزن کم کر کے اس کی قیمت ایک آنہ کر دی ہے۔ یعنی نصف تولہ وزن ہو۔ تو ایک آنہ۔ اور اگر نصف تولہ سے زیادہ ہو۔ تو پانچ پیسے۔ مگر دوست وزن کا خیال نہیں رکھتے۔ اور ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر بھیج دیتے ہیں۔ جو بیرنگ ہو جاتا ہے۔ اور دفتروں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے آئندہ دوست احتیاط سے کام لیں ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اسمبلی اور کونسل کے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اسمبلی اور کونسل کے انتخابات کے متعلق بغیر مرکز سے دریافت کئے رائے دینا خلاف ادب ہے۔ کوئی جماعت کسی امیدوار کو بغیر دریافت کئے رائے نہ دے۔ وقت پر سب سے پوچھا جائے گا۔ اس سے پہلے کوئی وعدہ کرنا بھی درست نہیں ہے۔ کسی سے اس بارہ میں وعدہ نہیں کرنا چاہیئے اور ایسا وعدہ قابلِ عمل نہ ہوگا ؛

پس جماعتیں مطلع رہیں ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے نام

تجھ پہ اے فضلِ عمرؓ لاکھوں سلام
آپ ہیں پیارے مسیح کے جانشیں
بالیقیں ہیں آپ "مصلح موعود" آپ
آپ ہیں علومِ باطنی میں باکمال
علمِ قرآں آپ کو حق نے دیا
میں بھی ہوں کوئے مسیحا کا گدا
ہوں میں دنیا کے ہر انساں سے حقیر
اک نظر لطف و کرم کی اور دعا

ہو خدا کا فضل اے پیارے امام
مہبطِ انوارِ ربّ العالمیں
ظاہر و باطن میں ہیں محمود آپ
حسن و احساں میں ہیں مسیحا کی مثال
بے بدل ہے آپ کا فہم و ذکا
آپ ہی کا ہوں پیارے خاکپا
ہر طرح کی معصیت میں ہوں اسیر
ہے فقط اتنا ہی اے مدعا

"رستگاری" کی تمنا ہے مجھے
ہاں تری الفت کا دعوےٰ ہے مجھے

احقر (ملک) عبد الرحمٰن۔ خادم۔ بی اے گجراتی۔

ہیلی کالج کا داخلہ

۱۰ - جون کے پرچہ میں میری طرف سے غلطی سے لکھا گیا۔ کہ ہیلی کالج آف کامرس لاہور کا داخلہ اوائل اکتوبر میں ہوگا۔ داخلہ اور انٹرویو کے لئے تاریخ ۱۸ - جون مقرر ہوئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ اور اپنے ایف اے۔ یا ایف ایس۔ سی پاس طلبہ کو اس کالج میں بھجوائیں۔ تفصیل کے لئے مسٹر عبد الرحمٰن خان احمدی متعلم ہیلی کالج سے بالمشافہ ملاقات کی جا سکتی ہے۔ - نیازمند عبد الرحیم شبلی - از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۹ | قادیان دارالامان مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

حادثہ سلطان پور (کپورتھلہ) کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

حادثہ کے ذمہ دار افسروں کے متعلق سفارشات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحقیقات کا مطالبہ

سلطان پور ریاست کپورتھلہ میں ۲۵ اپریل کو تعزیہ کا جلوس نکالنے والے مسلمانوں پر جو بے تحاشا گولی چلائی گئی تھی۔ اس کے متعلق ہم نے شائع شدہ حالات کی بنا پر رائے زنی کرتے ہوئے جہاں یہ لکھا تھا کہ

"گولی چلانے سے قبل اور گولی چلانے کے وقت ان احتیاطوں کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ جو نہایت ضروری تھیں اور جن کا ملحوظ رکھنا انسانوں کی قیمتی جانیں تقاضا کرتی ہیں"

وہاں یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ

"اس حادثہ کی ذمہ داری جن حکام پر عائد ہوتی ہے۔ ان کے رویہ کی ایک قابل اور غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کرائی جائے"

تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

چونکہ اس مطالبہ کی جو دوسری اطراف سے بھی پیش کیا گیا تھا اہمیت بالکل واضح تھی۔ اس لئے وزیر اعظم ریاست کپورتھلہ نے فوری طور پر اس کی طرف توجہ فرمائی۔ اور تحقیقات کے اہم معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب کو لکھا۔ کہ وہ کسی کو بطور اپنے نمائندہ کے نامزد کر دیں۔ جو تحقیقات میں ان کے ساتھ شریک ہو۔ اس پر ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب نے اپنے سکرٹری مسٹر سی ایل گریفن آئی۔ سی۔ ایس کو مقرر کر دیا۔ اس طرح یہ تحقیقاتی کمیٹی ۵ مئی کو عالم وجود میں آئی۔ اور اس نے اپنے مرتب ہونے سے چار روز بعد ۹ مئی سے کام شروع کر کے ۲۰ مئی کو ختم کر دیا۔

قابل تعریف کارروائی

ظاہر ہے۔ کہ بحالات موجودہ اس سے بہتر تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر ممکن نہ تھا۔ جس میں ایک طرف تو ریاست کا سب سے بڑا۔ اور سب سے زیادہ ذمہ دار افسر شریک ہوا۔ اور دوسری طرف ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب کا نمائندہ شامل کیا گیا۔ پھر پنجاب کے بعض ذمہ دار اصحاب نے کمیٹی کی کارروائی کو بچشم خود دیکھ کر اس رویہ کے متعلق اطمینان کا اظہار کیا۔ مگر باوجود اس کے بعض ایسے حلقوں نے جن کے پیش نظر ہمیشہ کسی نہ کسی جگہ بے چینی اور بدامنی کو جاری رکھ کر ذاتی اغراض کو تقویت دینا ہوتا ہے۔ اس کمیٹی کے رستہ میں روکاوٹیں حائل کر کے اس کے متعلق عدم اطمینان کا اظہار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اب جبکہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مرتب کر لی ہے۔ اور اس کا ضروری خلاصہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ کمیٹی نے نہایت قابلیت اور غیر جانبدارانہ طور پر کام کیا ہے۔ اور وہ اصل واقعات تک پہنچنے میں بہت کچھ کامیاب ہو گئی ہے۔ کمیٹی نے دوران تحقیقات میں سرکاری و غیر سرکاری اور تمام اقوام کے ۱۰۲ گواہوں کی شہادتیں قلمبند کیں۔ اور کارکنان کمیٹی مہاراجہ بہادر کے مقرر کردہ وکیل کے مشورہ سے بھی مستفید ہوتے رہے۔ جالندھر کے طبی اور فوجی افسروں سے بھی مشورہ لیا جاتا رہا۔ اور مسلمانوں کی طرف سے اہم موقعہ پر مسٹر گاباایٹ لاء موجود رہے۔ جنہوں نے تحقیقات کے ختم ہونے کے بعد اور رپورٹ کے مرتب ہونے سے قبل کمیٹی کے طریق کار کے متعلق اطمینان کا اظہار کر دیا تھا۔

انسپکٹر جنرل کپورتھلہ کے متعلق کمیٹی کی رائے

کمیٹی کے پیش نظر سب سے ضروری امر انسپکٹر جنرل پولیس میجر کوٹھاوالا کا رویہ تھا۔ جو اس حادثہ میں سب سے زیادہ ذمہ دارانہ حیثیت رکھتے تھے۔ کمیٹی نے ان کے بارے میں پوری توجہ سے غور کی اور وہ ان کے متعلق اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ

"اول مسلمانوں سے بات چیت نہ کی گئی۔ ثانیاً بعض ایسے طریقے استعمال کئے گئے۔ جن کا استعمال اس وقت قطعاً بے نتیجہ تھا۔ بلکہ ان کی ضد کو اور زیادہ شدید بنانے کا موجب تھا۔ اور اسقدر تاخیر کر دی گئی کہ بہت قریب سے گولی چلانی پڑی۔ اور اسوقت کسی رسمی انتباہ کو بھی سنا نہیں جا سکتا تھا ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ اگر ہجوم کو اسی وقت منتشر کر دیا جاتا جبکہ وہ اول اول جمع ہوا تھا۔ تو گولی چلانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ لیکن ہماری رائے یہ ہے۔ کہ اگر شروع ہی میں کوئی کارروائی کی جاتی۔ تو بعض معصوم انسان ہجوم میں نہ رہتے۔ اور اسقدر گولی چلانے کی ضرورت نہ پڑتی جس قدر کہ ساڑھے چار بجے شام چلانی پڑی"

اس نتیجہ سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کچھ مسلمانوں کو بعض غلط کار اور فتنہ پرداز لوگوں نے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے لئے اس درجہ مشتعل کر دیا تھا۔ کہ ممکن تھا۔ ابتداء میں بھی گولی چلانے کی ضرورت پیش آجاتی۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسپکٹر جنرل نے حالات پر قابو پانے کے لئے ضروری قابلیت کا ثبوت نہ دیا۔ بلکہ ایسا طریق اختیار کیا جو کوتاہ اندیشی اور بے احتیاطی کا مظہر تھا۔ جس کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ گولی چلائی گئی۔ اور بہت زیادہ جانیں ضائع کر دی گئیں۔

ان حالات میں کمیٹی نے ضروری سمجھا ہے۔ کہ انسپکٹر جنرل کے متعلق سفارش کرے۔ کہ "ان کی خدمات سے سبکدوشی اختیار نہ کرنا نظم و نسق دربار کے مفاد کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس طرح دربار رعایا کے اعتماد سے جائز طور پر محروم ہو جائے گا"

فائرنگ کے انچارج کے متعلق رائے

اس سلسلہ میں دوسرا ذمہ دار افسر فائرنگ کا انچارج کپتان روپ سنگھ تھا۔ اس کے متعلق کمیٹی اس نتیجہ پر پہونچی ہے۔ کہ

"فائرنگ بے قابو ہونے کے علاوہ حد اعتدال سے متجاوز تھا۔ اس نتیجہ پر پہونچنے کے لئے ہم اس بات سے خالی الذہن رہے کہ لوئیس گن چلائی گئی تھی۔ بلکہ ہم نے فائرنگ کے متعلق کپتان روپ سنگھ کے اپنے بیان کو صحیح تسلیم کیا ہے" اور یہ رائے دی ہے۔ کہ۔ "کپتان روپ سنگھ کو ریاستی فوج کے کسی ایسے منصب پر فائز رکھنا درست نہیں۔ جس میں اسے پھر ایسے نازک حالات سے سابقہ پڑے جیسے کہ ۲۵ اپریل کو رونما ہو گئے ہیں"

میجر کوٹھاوالا کی لغزش کے متعلق اگر کمیٹی کی خود بیان کردہ اس وجہ کو کچھ اہمیت دی جا سکتی ہے۔ کہ "ریاست میں ان کے جدید تقرر کے باعث وہ زیادہ بے بس ہو گئے تھے" اور اسے ان کے متعلق سفارش کی نرمی کا باعث سمجھا جا سکتا ہے۔ تو کپتان روپ سنگھ کے متعلق جو سفارش کی گئی ہے۔ اور جس کا زیادہ سے زیادہ مفاد یہ ہے۔ کہ ان کا موجودہ عہدہ سے تنزل کر دیا جائے اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ جبکہ کمیٹی کا اخذ کردہ نتیجہ اس سے بہت زیادہ سزا کا تقاضا کر رہا ہے۔ اس بارے میں اگر زیادہ توجہ کی جاتی۔ تو مظلوم مسلمانوں کو زیادہ تسلی حاصل ہو سکتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاؤنس کے لئے سفارش

ایک اور قابلِ ذکر سفارش کمیٹی نے یہ کی ہے کہ "جو لوگ ۲۵ر اپریل کو گولی چلنے سے مر گئے۔ ان کے پسماندگان کو اور ان اشخاص کو جو اس گولی چلنے سے مجروح ہوئے موزون الاؤنس دیا جائے"

یہ سفارش کر کے کمیٹی نے نہایت دُور اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ مگر ضروری ہے۔ کہ مذکورہ الاؤنس عملی طور پر ایسی شکل اختیار کرے۔ جو واقعہ میں مرنے والوں کے پسماندگان اور مجروحین کے لئے بسراوقات کا باعث بن سکے۔ امید ہے ریاست خاص طور پر اس بات کا خیال رکھے گی۔

احراریوں کی افسوسناک روش

غرض کمیٹی کی رپورٹ بحیثیت مجموعی قابلِ تعریف ہے۔ اور اس کا صحیح معنوں میں نفاذ دربار کے متعلق مسلمانوں میں اعتماد پیدا کرنے کا موجب ہو سکے گا۔ غیر مسلم حلقوں کی طرف سے اس رپورٹ کی مخالفت اور ارکان کمیٹی پر بے جا نکتہ چینی کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ احراری جو مسلمانوں کو مشتعل کر کے مصیبت میں گرانے کا موجب ہوئے۔ وہ بھی یہ کوشش کر رہے ہیں کہ امن نہ قائم ہونے دیں۔ اور بے اطمینانی کو جاری رکھیں۔ ایسی صورت میں سعید اور امن پسند مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ شورش انگیزی کی ہر راہ سے علیحدہ رہیں۔ اور دوسروں پر اس کے نقصانات ظاہر کریں۔ جبکہ وہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ فتنہ پھیلانے والے لوگ عام مسلمانوں کو مصائب میں مبتلا کر کے خود علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور ایسی حالت میں بھی ان کے مدنظر ذاتی اغراض ہی اہم ہوتی ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ ناواقف مسلمانوں کو ان کے جال میں پھنسنے دیں۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ سلطان پور کا حادثہ جہاں بعض ذمہ دار حکام کی بے احتیاطی سے ہولناک صورت اختیار کر گیا۔ وہاں احراریوں کی فتنہ انگیزی کو بھی اس میں بہت کچھ دخل تھا۔ ریاستی حکام کے متعلق تو تحقیقاتی کمیٹی نے ضروری کارروائی کرنے کے لئے سفارش کر دی۔ اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ آئندہ وہ بہت کچھ احتیاط سے کام لیں گے۔ لیکن احراریوں کے رویہ کے خلاف چونکہ پورے طور پر اظہار نفرت نہیں ہوا۔ اس لئے وہ پھر فتنہ انگیزی کے لئے آموجود ہوئے ہیں۔ اگر انہیں اپنی خلاف امن سرگرمیوں کو جاری رکھنے کا موقع دیا گیا۔ اور مسلمان ان سے متاثر ہو گئے۔ تو ہمیں خطرہ ہے۔ کہ اس کا نتیجہ نہایت ہولناک ہوگا۔

احراریوں کا سلوک مصیبت زدوں سے

احراریوں نے حادثہ سلطان پور کے مصیبت زدگان لودی کے ساتھ جو سلوک کیا۔ اس کا پتہ اس اعلان سے لگ سکتا ہے۔ جو ایک احراری اور سابق سکرٹری احرار کمیٹی کپورتھلہ نے اخبارات میں شائع کرایا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"افسوسناک معاملہ جسے ہم اب تک چھپاتے رہے۔ اور جس کا انکشاف کرنے پر آج ہم مجبور ہیں۔ وہ نام نہاد لیڈر مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی ہیں۔ عین اس وقت جب مسلمانانِ ریاست نہایت ہی نازک دور سے گزر رہے تھے۔ جب لاوارث غریب اور یتیم بچے اپنے ورثا کی موت پر چیخ و پکار میں مصروف تھے۔ اور آہ و بکا سے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ جب بیوہ عورتیں شہداء کی یاد میں نالہ و شیون کر رہی تھیں۔ اور جب لمحہ کی آفت نے مسلمانوں پر سراسیمگی کا عالم طاری کر رکھا تھا۔ مولوی صاحب کپورتھلہ میں نازل ہوئے۔ بجائے اس کے کہ یہ پتھر دل انسان ان شہداء کی یاد میں چار آنسو بہاتا۔ اس نے نہایت احمقانہ طریقہ سے ۲۵ ہزار کا مطالبہ کر دیا۔ اس نام نہاد وطن و ملت فروش غدار کو اس بات کا علم نہ تھا۔ کہ رحمٰن منزل کی تعمیر پر جس قدر روپیہ صرف ہوا تھا۔ وہ انہی غریب مسلمانوں کی جیبوں سے چندہ کے طور پر چھینا گیا تھا۔ بھلا اب دوبارہ مسلمان کب ان کے جال میں پھنس سکتے ہیں"۔ (سیاست ۷ر جون)

یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ جب مسلمانانِ کپورتھلہ سلطان پور کے خونچکاں حادثہ کے بعد رنج و مصیبت میں مبتلا تھے۔ اس وقت ان کی کسی قسم کی امداد کرنے کی بجائے ان سے ۲۵ ہزار روپیہ طلب کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ احراری کسی مصیبت کے وقت کام آنے والے نہیں۔ ہاں مصیبت میں اضافہ کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد مسلمانانِ ریاست کو ان کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے۔ اور ہر حالت میں قانون کی پابندی کرنی چاہئے۔

اس حالت میں جبکہ ناواقف مسلمانوں کو مزید مصائب میں مبتلا کرنے کے لئے احراری کوشش کر رہے ہیں۔ ریاست کو چاہئے کہ ان کی سرگرمیوں کا پوری طرح انسداد کرے۔ تاکہ پھر کسی ہولناک صورت کا ریاستی باشندوں کو سامنا نہ کرنا پڑے۔

حکومت اور کانگرس

کوئی بڑے سے بڑا کانگرسی بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ کانگرس کو حکومت کے مقابلہ میں سول نافرمانی اختیار کرنے میں شکست فاش ہوئی ہے۔ اور اب اس نے شکست خوردہ کی صورت میں حکومت کے آگے اپنے آپ کو ڈال دیا ہے۔ لیکن "جمعیۃ العلماء" کا آرگن "الجمعیۃ" (۱۰ر جون) حکومت ہند کے اس اعلان پر جو نکتہ چینی کرتا ہوا۔ جو کہ اس نے کانگرس کے متعلق کیا ہے۔ لکھتا ہے۔

"جس طرح کوئی کمزور حریف اپنے طاقتور دشمن کے مقابلہ میں آگے بڑھتے ہوئے قدم قدم پر جھجکتا ہے۔ اور اسے ہر لحظہ یہ خوف ہوتا ہے۔ کہ نہ معلوم کس وقت موقعہ پا کر یہ میرا خاتمہ کر دے بالکل اسی طرح حکومت نے کانگرس کے مقابلہ میں اولوالعزمی۔ فیاضی اور جرأت و بے خوفی سے کام لینے کی بجائے ڈر اور خوف کو اپنے دل میں جگہ دی ہے۔ اور بغیر کسی وجہ کے اپنے بیان میں اس قسم کی غیر ضروری بلکہ اشتعال انگیز شرائط کو داخل کر دیا ہے۔ جو بحالات موجودہ حکومت اور ملک کے درمیان بہتر و خوشگوار تعلقات کے قیام و اجراء میں سخت دشواریاں پیدا کرنے والی ہیں۔ اور جن کی موجودگی گزشتہ زخموں کا اندمال کرنے کی بجائے ان پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے"

ایک طرف حکومت سے کانگرس کے لئے رعایتوں اور آسائشوں کی التجائیں کرنا اور دوسری طرف کانگرس کو طاقتور دشمن قرار دینا حیرت انگیز امر ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ کانگرس نے سول نافرمانی کو ترک نہیں کیا۔ بلکہ ملتوی کیا ہے۔ اور پھر گاندھی جی کے لئے یہ حق باقی رکھا ہے۔ کہ وہ جب چاہیں۔ سول نافرمانی شروع کر دیں۔ ایسی حالت میں کس طرح ممکن ہے۔ کہ حکومت تمام احتیاطی تدابیر ترک کر دے۔ ہاں اگر کانگرس پوری طرح یقین دلا دے۔ کہ وہ آئندہ کبھی سول نافرمانی کا نام نہ لے گی۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ حکومت اس کے مقابلہ کے لئے غیر ضروری انتظامات قائم رکھے۔

ہندو عورتوں کی بیجا آزادی

ہندو ایک طرف تو نوجوان عورتوں اور لڑکیوں کے اغوا کے واقعات کا شور مچاتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف لڑکیوں کو ایسی آزادی دیتے چلے جا رہے ہیں جو نہایت ہی خطرناک ہے۔ لڑکیوں کا لڑکوں کے کالجوں میں پڑھنا۔ نوجوان لڑکوں کے ساتھ آزادانہ میل جول رکھنا۔ بے پردہ بن سنور کر عام گذرگاہوں میں سیر کرنا تو بالکل معمولی باتیں ہیں۔ اب تو ان میں بڑے زور سے یہ بھی تحریک ہو رہی ہے۔ کہ "اعلیٰ خاندانوں کی استریوں اور لڑکیوں کو سینما میں کام کر کے آرٹ کو ترقی دینی چاہئے" اور کئی ایک بڑے بڑے ہندو خاندانوں کی نوجوان لڑکیاں یہ کام اختیار بھی کر چکی ہیں۔ اگرچہ ہندوؤں میں بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ "استریوں اور ناکتخدا لڑکیوں کا سرِ عام ناچنے تھرکنے اور گانے سے عام تماشائیوں کو جن میں ہر طرح اور ہر قسم کے اخلاق کے اشخاص شامل ہوتے ہیں محظوظ کرنا ایک ایسا امر ہے جس کی ہماری مشرقی تہذیب ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتی"۔ (آریہ مسافر) لیکن چونکہ بانی آریہ سماج نے بھی ناچنے اور گانے کی تعلیم ضروری قرار دی ہے۔ اس لئے کھلے طور پر یہ لوگ بھی مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا الفاظ میں عام تماشائیوں کے سامنے ناچنے۔ تھرکنے اور گانے کو معیوب قرار دیا گیا ہے۔ نہ کہ خاص تماشائیوں کے سامنے۔ ان حالات میں کیونکر ممکن ہے کہ وہ رو رکسکے جس میں ہندو لڑکیاں بہہ رہی ہیں۔ اور پھر کس طرح ممکن ہے کہ اغوا کی وارداتوں میں کمی ہو سکے۔ ہم تو سمجھتے ہیں۔ کہ اگر عورتوں میں بیجا آزادی...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کو ہمیشہ عقل و فکر اور شعور سے کام لینا چاہیئے

ایک مبلغ کی شہادت

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ر جون ۱۹۳۴ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ایمان اور عقل و فکر اور شعور یہ ایسی

لازم و ملزوم باتیں

ہیں۔ کہ انہیں ایک دوسرے سے جدا کیا ہی نہیں جا سکتا۔ ایمان کے ساتھ ہی انسان کو عقل اور شعور و فکر کا ایسا درجہ حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ درجہ دوسروں کو نہیں حاصل ہو سکتا۔ کیونکہ عقل و فکر اور شعور وہ قوتیں ہیں۔ جو اپنی ہدایت اور روشنی کے لئے

نور کی محتاج

ہیں۔ اور یہ نور ایمان سے وابستہ ہوتا ہے۔ فطرت صحیحہ کے ساتھ بھی بے شک اس کا تعلق ہوتا ہے۔ اور اس لئے کافر بھی اس سے حصہ پاتے ہیں۔ مگر مومن مزور حصہ پاتے ہیں۔ ممکن ہے ایک شخص کافر ہو۔ مگر ساتھ ہی عقل و شعور اور فکر سے کام لینے والا ہو لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ ایک کافر ہو اور عقلمند نہ ہو۔ شعور اور فکر سے کام لینے والا نہ ہو۔ لیکن یہ ممکن نہیں۔ کہ

سچا مومن

ہو۔ اور عقلمند۔ صاحب شعور اور صاحب فکر نہ ہو۔ پس ایمان کے ساتھ شعور اور فکر اور عقل اور تفقہ کو ایک

گہری وابستگی

ہے۔ گو ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ایمان عقل اور شعور کا نام ہے۔ لیکن یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ چیزیں ایمان سے جدا ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ انبیاء مبعوث کرتا ہے۔ تو ان کے ذریعہ جو جماعتیں قائم ہوتی ہیں۔ وہ

ہر میدان میں

دوسروں سے آگے بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ ایمان کے ساتھ ہی خاص عقل پیدا ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو ایسے مربی عطا کرتا ہے۔ یعنی

پہلے انبیاء اور بعد میں خلفاء

جو ان کی تربیت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایمان کمزور ہو۔ اور پھر انسان تربیت کی بھی پرواہ نہ کرے۔ تو ظاہری ایمان دار کہلانے سے بجائے کسی فائدہ کے عقل اور بھی کوتاہ ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم میں پڑھ کر دیکھو۔ کس طرح بار بار

عقل سے کام لینے کا حکم

ہے۔ بار بار آتا ہے۔ کہ تم تدبر کیوں نہیں کرتے۔ کیوں شعور سے کام نہیں لیتے۔ کیوں عقل نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ بغیر عقل اور فکر اور شعور کے انسان پوری طرح ایمان سے بھی کام نہیں لے سکتا۔ ایمان مغز ہے۔ اور یہ چھلکا۔ ایمان دودھ ہے۔ اور یہ پیالہ کوئی دودھ بغیر پیالہ کے اور کوئی مغز بغیر چھلکا کے نہیں رہ سکتا ہر مغز کا ایک چھلکا ہوتا ہے۔ بادام کو ہی دیکھ لو۔ اس کے اوپر کتنا سخت چھلکا ہوتا ہے۔ پھر اندر سے جو مغز نکلتا ہے۔ اس پر ایک باریک سا چھلکا ہوتا ہے۔ اس کے نیچے سے مغز نکلتا ہے۔ پھر اس میں سے بھی مغز اس کا رس ہوتا ہے۔ اور باقی فضلہ اسی طرح یہ بات تسلسل چلی جاتی ہے۔

میں پہلے بھی دوستوں کو توجہ دلاتا رہا ہوں۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر

مومن کو غور

کرنا چاہیئے۔ کئی سال ہوئے چھ سات سال بلکہ اس سے بھی زیادہ غالباً ۱۹۲۵ء-۲۶ء کا واقعہ ہے۔ کہ میں نے دوستوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ

دروازہ پر بار بار دستک

نہیں دینی چاہیئے۔ اور باہر نکلنے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ مگر بعض لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور بار بار آ کر دستک کرتے یا آوازیں دیتے ہیں۔ ان دنوں میں گول کمرہ میں بیٹھتا تھا۔ بعض اوقات کسی ضروری کام میں مصروف ہوتا۔ کہ جھٹ آ کر کوئی دستک دیدیتا اور اس طرح کام میں حرج ہوتا۔ پھر میں نے کئی بار سمجھایا ہے کہ رقعہ پڑھنے پر زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے زبانی بات بتا دینی چاہیئے۔ اس طرح کام جلد ہو جاتا ہے۔ اور ایسے وقت میں کہ حرج نہ ہو۔ مثلاً مسجد میں میں جب آؤں جاؤں۔ یا نمازوں کے بعد بیٹھوں۔ تو دعا کے لئے کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر پچاس ساٹھ رقعے دے دیئے جائیں۔ تو انہیں پڑھنے میں گھنٹہ پون گھنٹہ صرف ہو جائے گا۔ یا مثلاً

مصافحہ

ہے۔ بعض لوگ پانچوں وقت مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور پانچوں وقت ہی قطار باندھ کر مصافحہ کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مصافحہ کے معنی ہم تو یہی سمجھتے ہیں۔ کہ جب کوئی شخص باہر سے آئے۔ یا باہر جائے۔ یا دیر سے ملے۔ تو مصافحہ کر لیا جائے۔ لیکن روزانہ ہی پانچ بار بے تحاشا مصافحہ کرتے چلے جانا بے معنی بات ہے۔ یہ طریق نہ سنت سے ثابت ہے۔ اور نہ عقل سے۔ یہ محض

وقت ضائع کرنے والی بات

ہے۔ قادیان کی آبادی اب بہت وسیع ہو گئی ہے۔ اس لئے جو لوگ محلوں میں رہتے ہیں۔ ان میں سے کئی پانچ چھ دن کے بعد مجھ سے ملتے ہیں۔ جمعہ کے روز یا کسی اور دن جو انہوں نے اس غرض کے لئے مقرر کیا ہوتا ہے۔ ان کا اپنے آپکو روشناس کرانے اور اپنے آپ کو یاد دلانے کیلئے مصافحہ کرنا

ایک معقول بات

ہے۔ یا پھر باہر جانے یا باہر سے آنے والوں کے لئے۔ یا میرے جانے یا آنے پر مصافحہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر پانچ وقت ہی مسجد میں ہر روز مصافحہ کرنا کسی سنت سے ثابت نہیں۔ منہ سے السلام علیکم کہنا تو مسنون ہے۔ مگر یہ مصافحہ سوائے ضیاع وقت کے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ پھر اس میں بعض دفعہ روشناس کرنے والی بات بھی نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ

بغل کے نیچے سے

کوئی ہاتھ نمودار ہو رہا ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ میں آگے ہوتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کوئی پیچھے سے میرے ہاتھ کو مروڑ رہا ہوتا ہے۔ اور میں قیاس سے سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی مصافحہ کرنا چاہتا ہے۔ پھر میں نے کئی بار دیکھا ہے بعض لوگ میری

پیٹھ پر ہاتھ

پھیرتے ہیں۔ ہم نے تو بزرگوں سے یہ سنا ہے۔ کہ بڑے چھوٹوں کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ اس کی غرض برکت دینا ہوتی ہے لیکن بچوں کا باپ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرنا یا مریدوں کا امام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرنا بالکل عجیب بات ہے۔ اسی طرح میں نے کئی دوستوں کو دیکھا ہے۔ اور توجہ بھی دلائی ہے۔ کہ وہ دبانے بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ دیگر فنوں کی طرح دبانا بھی ایک فن ہے اور ہر شخص اسے نہیں جانتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میں نے دیکھا ہے۔ کہ آپ بعض دفعہ دبانے والوں کی طرف سے تکلیف پہنچنے کی وجہ سے اٹھ کر چلے جاتے۔ کوئی ایسا دبانے والا بیٹھ جاتا۔ کہ آپ کو گدگدی ہونے لگتی۔ آپ طبیعت کی شرم کی وجہ سے کہہ نہ سکتے۔ کہ ایسا نہ کرو۔ اور اٹھ کر اندر تشریف لے جاتے۔ بعض لوگ

دماغی کام کرنے والے

ہوتے ہیں۔ ان کی اعصابی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گدگدی پیدا کرنے والی چیز کی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ میرا بھی یہی حال ہے۔ پھر میری یہ حالت ہے۔ کہ اگر میرے بدن پر ہاتھ رکھ دیا جائے۔ تو میری حالت ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ اور دم گھٹنے لگتا ہے۔ ایسے موقعہ پر میں اکثر چلا جاتا ہوں۔ یا اگر کوئی ضروری کام ہو۔ یا بات ہو رہی ہو۔ تو اپنے

نفس پر جبر کر کے

منع کر دیتا ہوں۔ وہ تو برکت حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ مگر مجھے ایسے گدگدی اور کھجلی ہوتی ہے۔ کہ طبیعت میں سخت انقباض پیدا ہوتا ہے۔ پھر کئی لوگ ہیں۔ کہ وہ دبانے لگتے ہیں۔ مگر دو چار بار دبا کر پھر کمر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ یہ تو برابر کے دوست کے لئے بھی معیوب بات ہے چہ جائیکہ

امام جماعت کے لئے

ہو۔ ہماری مجالس میں باہر سے غیر احمدی بلکہ غیر مسلم بھی آکر بیٹھتے ہیں۔ اور عام طور پر ہماری جماعت کو

مہذب اور شائستہ

سمجھا جاتا ہے۔ ایسی حالت دیکھ کر ان لوگوں پر کیا اثر ہوتا ہوگا۔ پھر انسان کو خود بھی عقل سے کام لینا چاہیئے۔ بعض اوقات میں نے دیکھا ہے۔ بیعت ہونے لگتی ہے۔ اگر تو اس میں کوئی ایسی چیز ہو۔ جو غیر معروف ہو۔ کوئی حدیث ہو۔ کہ پتہ نہ لگ سکے۔ کس طرح کرنی چاہیئے۔ تو ایک بات بھی ہے لیکن

قرآن کریم میں صراحت

ہے۔ کہ بیعت ہاتھ سے کی جاتی ہے۔ لیکن بعض لوگ بیعت کے وقت پاؤں پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ خلیفہ کی بیعت دراصل اس کی نہیں۔ بلکہ

مامور کی بیعت

ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالے نے مامور کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جسے خدا کا ہاتھ ہونے کا اعزازی مقام عطا کیا گیا ہو۔ اس کا قائمقام پاؤں کو سمجھ لینا کتنی بڑی ہتک ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ پیارے کی ہر چیز پیاری ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی

ہر چیز کا اپنا مقام

ہے۔ سر اپنی جگہ ہے اور پیر اپنی جگہ۔ پھر بیعت کے وقت بعض دوست پیٹھ کی طرف آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور بعض کے پیچھے سے یا اوپر کی طرف سے ہاتھ لٹکا لیتے ہیں۔ اس وقت کا نظارہ

بیعت کا نظارہ

نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک ماہی گیر جال کے اندر ہاتھ ڈال کر مچھلی نکال رہا ہے۔ جماعت تعالیٰ نے

ذکاوت حس

دی ہے۔ اور اسی کے مطابق میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر شخص کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ اور میں تو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہ ایک مومن کس طرح سوچ سکے بغیر بیعت کے وقت پیٹھ پر یا سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ سکتا ہے۔ ہاتھ تو اس کے ہاتھ پر ہونا چاہیئے جس کی بیعت کی جا رہی ہو۔ یا اس کے ہاتھ پر جس کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہو بیعت کرنے والے کے بازوؤں وغیرہ پر بھی ہاتھ رکھا جا سکتا ہے۔ مگر یہ کیا کہ بیعت کرنے والے کی پیٹھ پر یا اس کے پیر پر ہاتھ رکھ دیا جائے۔ ہر انسان کو دبوانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے۔ کہ دبانا کیا ہوتا ہے۔ دبانے میں کبھی دوران خون بند ہوتا ہے۔ اور کبھی کھلتا ہے۔ اور بند ہونے کے بعد کھلنے پر تیزی سے چلنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے فالج کے مریض کو دبواتے ہیں۔ تا خون کا دورہ تیز ہو۔ لیکن دبانے والے رکھنے سے

خون کا دباؤ کم

ہوتا ہے۔ بلکہ وہ سن ہو جاتا ہے۔ جیسے کمزور آدمی جس پہلو لیٹے وہ سن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہاتھ رکھ دینے سے طاقت آنے اور آرام ملنے کی بجائے ضعف ہوتا۔ اور تکلیف پہنچتی ہے

پھر میں یہ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کوئی شخص اتنی عقل نہ رکھتا ہو۔ کہ وہ خیال کر سکے۔ جب میں رقعہ بھیجوں گا۔ تو ممکن ہے کوئی ضروری کام کر رہے ہوں۔ اور اس میں حرج ہو۔ جو بھی رقعہ لے کر آئے گا۔ مجھے کام چھوڑ کر اس کی طرف دیکھنا پڑے گا۔ رقعہ لینا پڑے گا۔ اور اس طرح کام کا حرج ہوگا۔ اور وقت ضائع ہوگا۔ اگر یہ کیفیت کبھی کبھی پیش آئے۔ تو خیر لیکن یہاں تو یہ حالت ہے کہ

سارا سارا دن

بچوں کے ہاتھ رقعوں پر رقعے چلے آتے ہیں۔ حالانکہ اگر اس طرح بھیجنے کی بجائے اس بکس میں ڈال دیئے جائیں۔ جو پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں اسی غرض سے لگا ہوا ہے۔ تو بھی مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ رقعے لینے کے لئے مجھے ۲۰۔۳۰ بار اٹھنا پڑتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کچھ لکھنے بیٹھا ہوں۔ دو سطریں لکھی ہیں۔ کہ دستک ہوئی۔ اٹھ کر دروازہ کھولا۔ تو ایک بچے نے رقعہ دے دیا۔ کہ فلاں صاحب نے دیا ہے۔ پھر دروازہ بند کر کے بیٹھا۔ اور دو سطریں لکھیں۔ کہ پھر کسی نے آکر کھٹکھٹانا شروع کر دیا اور لا کر رقعہ دے دیا۔ ایسے رقعوں کے متعلق میرا تجربہ ہے۔ کہ ان میں سے

۹۹ فیصدی

ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے فوری طور پر بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ مسجد میں وہی بات کہی جا سکتی ہے۔ یا بکس میں رقعہ ڈالا جا سکتا ہے۔ ۹۹ فیصدی بھی نہیں

ہزار میں سے ۹۹۹

ایسے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے شاید ایک ایسا ہو جس کے متعلق کہا جا سکے۔ کہ جائز طور پر بھیجا گیا ہے۔ اور ایسے رقعوں کے متعلق میں نے کہا ہوا ہے۔ کہ چاہے رات ہو یا دن میں جاگ رہا ہوں یا سوتا ہوں۔ یا کوئی اور کام کرنے میں مصروف ہوں۔ ہر وقت مجھے پہنچائے جا سکتے ہیں۔ اور ایسے موقعہ پر تو میں

رقعہ بھیجنے والے کا ممنون

ہوتا ہوں۔ کہ میرے فرض کی طرف اس نے توجہ دلائی ہے لیکن یہ رقعے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ فرض کی ادائیگی کے رستہ میں روک ہوتے ہیں۔ ان میں سے فی ہزار ۹۹۹ ایسے ہوتے ہیں جنہیں دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ ان کو بھلا بکس میں کیوں نہیں ڈالا جا سکتا۔ یا دوسرے وقت میں مجھے زبانی کیوں نہیں کہا جا سکتا یا اگر رقعہ ہی دینا ہو۔ تو کیوں نہیں دیا جا سکتا۔ جو رقعے بکس میں ڈالے جاتے ہیں۔ ان کو یا تو میں پڑھتا ہوں۔ یا کسی کو دیدیتا ہوں۔ کہ دیکھ کر لسٹ بنا دے۔ اور ہر ایک کا نام اور غرض لکھ دے بہرحال وہ مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ اگرچہ میں نے بارہا کہا ہے کہ رقعوں سے زیادہ

زبانی بات

کرنی چاہیئے۔ اس سے بے تکلفی پیدا ہوتی ہے۔ جو امام اور جماعت میں ہونی چاہیئے۔ یہاں کوئی بادشاہت تو نہیں یہ تو

محبت و پیار کا تعلق

ہے۔ سونٹے یا تلوار کا نہیں۔ اور ایسے تعلق کے لئے بے تکلفی ضروری ہے۔ اس لئے جب ملنے کا موقعہ ہو۔ تو السلام علیکم کہہ سکتے ہیں۔ اور دعا کے لئے اطلاع دے سکتے ہیں۔ پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض لوگ مسائل بھی علیحدہ مل کر دریافت کیا کرتے تھے لیکن میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ میری

نصیحت کے بعد

یہ بات اب کم ہو گئی ہے۔ اور سوالات عام طور پر مسجد میں پوچھ لئے جاتے ہیں۔ گو اتنا نہیں جتنا علیحدگی میں پوچھتے تھے پہلے تو یہ عام عادت تھی۔ کہ کہتے ہم نے کوئی مسئلہ پوچھنا ہے۔ علیحدہ وقت دیا جائے۔ حالانکہ میں نے بارہا کہا ہے۔ کہ مسئلہ مجلس میں پوچھنا چاہیئے۔ تاکہ دوسروں کو بھی فائدہ ہو۔ مگر خیر یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ گذشتہ نصیحت کے بعد اب اس میں کمی ہو گئی ہے۔ لیکن آجکل

مصافحوں اور رقعوں

میں پھر زیادتی شروع ہو گئی ہے۔ مصافحہ کرنے والوں میں جنہیں میں پہچانتا ہوں۔ ۸۰ فیصدی وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو پانچوں نمازیں مسجد میں پڑھتے ہیں۔ اور صرف ۲۰ فیصدی ایسے ہوتے ہیں۔ جو باہر سے بطور مہمان آتے ہیں۔ یا محلوں میں رہتے ہوں۔ ایسے لوگوں کے لئے مصافحہ کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ تا شناخت رہے۔ مجھے ان کے اخلاص کا علم ہو۔ اور معلوم ہو سکے۔ دین کی طرف ان کی کتنی توجہ ہے۔ مگر جن لوگوں کو پانچ چار تین یا بدرجہ اقل دو نمازیں مسجد مبارک میں پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ان کے لئے ضروری نہیں۔ کہ ہر بار مصافحہ کریں۔ بلکہ بعض حالات میں ان کا مصافحہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اس لئے آج پھر

دوستوں کو توجہ

دلاتا ہوں۔ کہ عقل و فکر اور شعور صرف ہمارا ہی حصہ ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ چیزیں

مومن کا ہی حصہ

ہوتی ہیں۔ جو چیز دوسروں کو بہت بڑی محنت۔ کوشش۔ سعی جد و جہد تگ و دو اور دوڑ دھوپ کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ مومن کو

بطور موہبت الٰہی

ہوتی ہے۔

پس ہر کام جو کرنے لگو۔ پہلے سوچو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا پھر معلوم ہو جائے گا۔ کہ کسی چیز میں کیا خوبیاں ہیں۔ اور کیا برائیاں اسلام نے جو قانون بتایا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ جس کام کی

برائیاں نیکیوں کے مقابلہ میں کم

ہوں۔ وہ نہ کرو۔ اسی اصل کے ماتحت دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ جو کام کرنے لگے ہو۔ اس کا فائدہ کیا ہے۔ اور اگر اس طرح غور کر لیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ ان باتوں میں سے ایک بھی ایسی نہیں جو کی جائے۔ روزانہ بار بار مصافحہ کرنا۔ بچوں کے ہاتھ رقعے بھیجنا بیعت کے وقت پیٹھ پر یا پاؤں پر ہاتھ رکھنا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ غور کرنے سے انسان خود سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ کرنے کی نہیں اور اس طرح ان

غلطیوں سے اجتناب

ہو سکتا ہے میں نے پہلے بھی توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ان باتوں میں وقت ضائع نہ کیا کریں۔ مشایعت یا استقبال صحابہ سے ثابت ہے۔ یہ چیزیں محبت اور بعض حالات میں

قومی وقار کو بڑھانیوالی

ہیں لیکن جب کوئی مبلغ آتا جاتا۔ یا میں باہر جاتا آتا ہوں۔ تو ہمیشہ ایسے موقعہ پر ایسی غلطیاں ہوتی ہیں۔ جن کی اصلاح کی طرف منتظم توجہ نہیں کرتے۔ رستہ ایسا تنگ بناتے ہیں۔ کہ دھکے پر دھکے پڑتے ہیں۔ مثلاً کل ہی جب میں آیا۔ تو ہزار کے قریب لوگ ہوں گے۔ اور یہاں کونسا ایسا خطرہ ہے۔ کہ کوئی شخص بم یا گولی نہ چلا دے۔ مگر پھر بھی انتظامی لحاظ سے ایسی گھبراہٹ ٹپکتی تھی۔ جو مضحکہ خیز تھی۔ میں نے دیکھا۔ کہ

انتظام کرنے والے

لوگوں کے ساتھ درشتی سے پیش آتے تھے جس طرح مجسٹریٹ مجرم سے پیش آتا ہے۔ وہ سینہ سے سینہ ملا کر کھڑے تھے۔ رستہ کسی کو دیتے نہیں تھے۔ جس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ دھکے پڑتے تھے۔ اور مجھے بھی ساتھ ہی تکلیف ہوتی تھی۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اتنی گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔ کل اتنے آدمی تو نہیں تھے جتنے آج ہیں۔ پھر ہماری جماعت کا بیشتر حصہ ایسا ہے۔ جو

قانون کی پابندی

کا عادی ہے۔ اگر انہیں سمجھا دیا جائے۔ تو وہ بدنظمی پیدا نہیں کرتے۔ لیکن انتظام بھی تو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ خواہ مخواہ تکلیف نہ ہو۔ جب کسی سے مصافحہ کا انتظام کرنا ہو۔ تو کم سے کم

تین گز چوڑی گلی

ہونی چاہیئے۔ تنگ رستہ سے نظر آنا بھی محال ہوتا ہے۔ مثلاً کل میں نے دیکھا۔ کہ بعض تنگ گلی میں سے گذرتے ہوئے مجھ سے بھی آگے بڑھ جاتے۔ اور پھر یہی منتظم ان پر ہنستے۔ حالانکہ اس کی وجہ جگہ کی تنگی ہے۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے مصافحہ کرنیوالے کو دو گز آگے جا کر ہوش آتی ہے۔ اگر رستہ چوڑا ہو۔ تو دور سے ہی باسانی نظر آ سکتا ہے۔ پھر مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ ایک ایک کر کے گزرو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی حصہ میں آدھا یا ¾ منٹ دوسرے آدمی کے آنے تک ضائع ہو جاتا ہے۔ اور ہر آدمی کے گزرنے کے بعد بھی تین چار سیکنڈ ضرور ضائع ہوتے ہیں۔ اگر تین تین چار چار آتے جائیں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ ان میں کونسے ایسے لوگ آجائیں گے۔ کہ جو پہچانے نہ جا سکیں۔ تو ہمارے

ہر انتظام میں معقولیت

ہونی چاہیئے۔ اور جو گڑبڑ ایک بار ہو۔ دوسری بار ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ مسلمان جو غلطی ایک دفعہ کرتا ہے۔ دوسری دفعہ اس کا ارتکاب نہیں کرتا۔ لوگوں نے اس کے یہ معنی سمجھ لئے ہیں۔ کہ دوسری بار دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ مگر یہاں عام لفظ ہے۔ کہ ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جا سکتا۔ چاہے وہ علم کے متعلق ہو یا عرفان کے متعلق دینی ہو۔ یا دنیوی۔ جب ایک دفعہ اس میں غلطی کرے۔ تو دوسری دفعہ ضرور سنبھل جاتا ہے۔ پس اگر منتظم غور کریں۔ تو اپنے

انتظام کے نقائص

انہیں معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور وہ انہیں دور کر سکتے ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں ۲۰ سال سے مصافحہ کے وقت یہ غلطی ہو رہی ہے لیکن ہر بار وہی نقص نظر آتا ہے۔ اور جو غلطی ایک بار ہو جائے وہ دوسری بار بھی ضرور ہو گی۔ یہ باتیں بتاتی ہیں۔ کہ ہمارے دوستوں میں

غور و فکر کی عادت

نہیں۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر کام سے پہلے اس کے متعلق غور و فکر کرے۔ اور جو غلطی معلوم ہو۔ اسے پھر نہ ہونے دے۔ ایک ایک آدمی بھی ہر روز اس بات کو سمجھنے لگتا۔ تو بیس سال میں کئی ہزار آدمی سیکھ سکتے تھے۔ اور پچھلوں کو ٹریننگ دے سکتے تھے۔

اس کے بعد میں دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ

مولوی جلال الدین صاحب

جو کھڑ پیر ضلع فیروزپور کے رہنے والے تھے۔ اور ملکانوں میں تبلیغ کے لئے مین پوری رہتے تھے۔ فوت ہو گئے ہیں وہ پرانے اور نہایت

مخلص احمدی

تھے۔ میں دیر سے انہیں جانتا ہوں۔ یہ تو میں* نہیں کہہ سکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آئے۔ یا بعد لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے میرے ان سے تعلقات تھے۔ میرا ۲۷ سالہ تجربہ ہے۔ کہ میں نے ان کے چہرہ پر کبھی

ملامت کے آثار

نہیں دیکھے ہمیشہ خوش نظر آتے۔ کئی دفعہ وہ اپنے معاملات پیش کرتے۔ اور انہیں ایسا مشورہ دینا پڑتا۔ جو ان کے خاندان کے خلاف ہوتا۔ مگر وہ ہمیشہ

خندہ پیشانی سے

سنتے۔ اور ہنستے ہوئے کہتے۔ کہ اچھا یہ بات ہے

---

* تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کبھی کسی بات پر برا نہ مناتے۔ انہیں

تبلیغ کا جنون

تھا۔ بین پوری سے جو احمدی آتے۔ بلکہ بعض اوقات وہاں سے غیر احمدی بھی آتے۔ وہ بتلاتے۔ کہ ان کے تقویٰ و طہارت کا اس علاقہ میں گہرا اثر ہے۔ جس طرح ان کی وفات ہوئی۔ وہ بھی اپنے اندر

شہادت کا رنگ

رکھتی ہے سخت گرمی کے دن ہیں وہ ایک جگہ تبلیغ کے لئے گئے۔ اور یہ گوارا نہ کیا کہ تمام دن وہیں گذاریں۔ لوگوں نے بھی کہا کہ گرمی بہت ہے۔ یہیں ٹھہر جائیں۔ لیکن انہوں نے جواب دیا۔ کہ نہیں دوسری جگہ جا کر بھی تبلیغ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ چلے گئے۔ اور رستہ میں سن سٹروک جسے ضربۃ الشمس کہتے ہیں ہو گیا۔ اور بے ہوش ہی کسی گوردوارے کے سامنے جا گرے۔ اور وفات ہو گئے۔ لوگوں نے پولیس والوں کو بلایا۔ وہ بھی آپ کو پہچانتے تھے تو یہ تھی

شہادت کی موت

ہے کوئی وجہ نہیں۔ کہ اگر دین کے معاملہ میں کوئی دشمن مار دے تو شہادت ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص خود دیانتداری کے ساتھ خدمت دین کرتا ہوا مر جائے۔ تو وہ شہید نہ ہو۔ نماز کے بعد میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ دوست شریک ہوں۔

ان کے جنازہ کے متعلق کہنے کے علاوہ میں یہ بات کہنے کی ضرورت سمجھتا ہوں۔ کہ اپنے

نوجوان مبلغین کو توجہ

دلاؤں۔ کہ وہ مرحوم سے سبق سیکھیں۔ ان میں سے بعض کے متعلق شکایتیں آتی ہیں۔ کہ وہ کام چور ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے بزرگوں اور استادوں سے سبق سیکھیں۔

حافظ روشن علی صاحب مرحوم

کو میں نے دیکھا۔ کہ وہ دین کے لئے اس طرح کام کرتے تھے۔ جیسے گھڑی چلتی ہے۔ اور کبھی تکان محسوس نہیں کرتے تھے۔ رات ہو یا دن کبھی کام سے جی نہ چراتے۔ اسی طرح پرانے مبلغوں میں سے

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

ہیں۔ ان کی صحت خراب رہتی ہے اور وہ اعصابی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ یہ ایسا مرض ہے۔ کہ عام لوگ اس میں مبتلا ہو کر کام کر ہی نہیں سکتے۔ مگر وہ لگے رہتے ہیں۔ حالانکہ کبھی سخت دورہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات لقوہ وغیرہ بھی اس مرض کے نتیجہ میں ہو جاتا ہے۔ مگر وہ ذرا سے افاقہ ہونے پر پھر کام میں لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح

مرحوم کا نمونہ

بھی بہت اچھا تھا۔ ایک اور صاحب ہماری جماعت میں

مولوی غلام حسن صاحب

لاہور کے تھے۔ انہیں کتابوں کا اتنا عشق تھا۔ کہ کتابوں سے بڑھ کر ان کے نزدیک کسی چیز کی کوئی قیمت ہی نہ تھی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بہت کتابیں پڑھتے تھے۔ مگر وہ فرماتے۔ کتابیں پڑھنے کے لحاظ سے مولوی غلام حسن صاحب مجھ سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے شاید ہندوستان بھر میں اس صدی میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ وہ بہت غریب تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرمایا کرتے۔ ایک دفعہ ان کی غربت کو دیکھ کر میں نے خیال کیا۔ کہ ان کی کوئی خواہش پوری کر کے ثواب حاصل کروں یہ سوچ کر میں نے پوچھا۔ مولوی صاحب آپ اپنی کوئی خواہش بتائیے۔ تو کہنے لگے۔ کہ میری خواہش تو یہی ہے کہ

چاروں طرف کتابوں کی دیواریں

ہوں۔ اور مجھے اندر ڈال دیا جائے۔ رات کو کوئی شخص مجھے چراغ جلا کر پکڑا دیا کرے۔ روٹی کی بھی مجھے ضرورت نہیں میں وہاں بیٹھا کتابیں پڑھتا رہوں۔ اور جب وہ ختم ہو جائیں۔ تو نکل آؤں۔ گویا وہ ادھر گئے ہی نہیں۔ جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا منشاء تھا۔ وہ ایسے غریب آدمی تھے۔ کہ

سات سات وقت کے فاقے

آتے۔ مگر پھر بھی منہ سے کبھی کسی کو اپنی حالت نہ بتاتے ہمیشہ بشاش نظر آتے۔ اور پھر اپنے انہماک میں ہی کھانا بیٹھتے۔ تو سات سات آٹھ آٹھ آدمی کا کھانا کھا جاتے۔ میں چھوٹا تھا۔ کہ بخار سے بیمار ہوا۔ اور ڈاکٹر نے کہا شملہ بھیج دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے شملہ بھیج دیا۔ میں وہاں پہنچا۔ تو مولوی صاحب وہاں تھے۔ میرا ذکر سن کر ملنے آئے اور بتایا کہ ایک غیر احمدی کلرک مجھ سے عربی پڑھا کرتا تھا۔ اس کا دفتر گرمیوں میں شملہ سے آیا۔ تو میں نے اس سے پوچھا۔ کہ اب تو سبق رہ جائے گا۔ اس نے کہا ہاں۔ مگر کیا ہو سکتا ہے۔ مولوی صاحب کہنے لگے اگر میں شملہ آجاؤں۔ تو پڑھا کرو گے اس نے کہا ہاں ضرور پڑھوں گا چنانچہ آپ اپنے خرچ پر شملہ آگئے۔ محض اس خیال سے کہ انگریزی خوانوں میں عربی کا شوق پیدا ہو۔ اس وقت ان کی عمر ستر برس کے قریب تھی۔ مگر

ادب اور عشق

کا یہ حال تھا۔ کہ میں جہاں جاتا۔ برابر ساتھ جاتے۔ سیر کے وقت بھی ساتھ رہتے۔ میری عمر اس وقت سترہ سال کے قریب تھی۔ اور دوسرے دوست بھی جو سیر وغیرہ میں شریک ہوتے عام طور پر نوجوان تھے۔ سیر کے وقت دل چاہتا کہ آگے جائیں۔ مگر اس خیال سے کہ مولوی صاحب بوڑھے ہیں۔ واپس آجاتے۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ سیر کو چپکے سے چلا کریں جب مولوی صاحب باہر ہوں۔ چنانچہ اگلے روز جب مولوی صاحب باہر تھے۔ ہم چپکے سے دوسرے دروازے سے نکل گئے۔ مگر تھوڑی دور ہی گئے تھے۔ کہ دیکھا سامنے پہاڑ پر سے مولوی صاحب ڈنڈا ہاتھ میں پکڑے اور بڑے بڑے ڈگ بھرتے ہوئے آرہے ہیں۔ آتے ہی کہنے لگے واہ جی آپ لوگ مجھے چھوڑ آئے۔ ہم نے کہا کہ ہم تو آپ کی تکلیف کے خیال سے چھوڑ آئے تھے۔ کہنے لگے۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادے

آئیں۔ اور میں ہمرکاب نہ رہوں۔ تو یہ لوگ رات دن کام کرنے والے تھے۔ اور

حد درجہ کا تقویٰ اور اخلاص

رکھتے تھے۔ ہمارے نوجوان مبلغوں کو بھی چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کی زندگیوں کو اپنے لئے خضر راہ بنائیں۔ اور علم حاصل کرنے۔ اور تبلیغ کرنے میں ان کے نمونوں سے سبق سیکھیں۔ ان کے متعلق بعض اوقات شکایت آتی ہے۔ کہ کام کے موقعہ پر تکان وغیرہ کا عذر کرتے ہیں۔ حالانکہ جب دشمن حملہ آور ہو۔ اس وقت کون کہا کرتا ہے کہ میں تھکا ہوا ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ محنت اور اخلاص سے کام کریں۔ اور پھر کتابی علم پر بنیاد نہ رکھیں بلکہ

تقویٰ اور تعلق باللہ

پر بنیاد ہونی چاہیئے۔ اصل علم وہی ہے۔ جو تقویٰ سے حاصل ہو۔ میں نے لاہور میں جو ابھی لیکچر دیا۔ اس کے بعد کئی ہندو مسلمان ملنے آئے۔ وہ کہتے کہ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں۔ کہ اس قسم کے مضمون کے لئے تیاری کر سکیں۔ حالانکہ میں نے اسے صرف چند گھنٹوں میں تیار کیا تھا۔ مگر وہ سمجھتے تھے۔ اس کے لئے مہینوں بلکہ سالوں کی ضرورت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو بات سمجھائے۔ وہ جلدی سمجھ میں آجاتی ہے میں حافظ قرآن نہیں ہوں۔ اور طبعاً حوالہ والی کوئی بات مجھے یاد نہیں رہتی۔ قرآن شریف کے ہزارہا مضامین میرے ذہن میں ہیں۔ لیکن آیات سوائے سورہ فاتحہ کے میں شاید نہ بتا سکوں۔ کہ کس سورۃ کی ہیں۔ خواہ وہ ایسی سورتوں کی ہوں۔ جو میں روزانہ پڑھتا ہوں۔ اس وجہ سے مجھے حافظوں کی یا کلید کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو

حوالوں کے متعلق

میرا حافظہ بہت کمزور ہے

33
Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن جہاں کوئی بتانے والا نہ ہو۔ وہاں اللہ تعالے تائید کرتا ہے۔

پانچ سات سو صفحات کی کتاب

کو جہاں سے کھولا۔ وہیں مطلوبہ مضمون سامنے آگیا۔ ابھی جو لیکچر میں نے دیا۔ اس کے لئے دنیوی علوم کے متعلق مجھے ایک چیز کی ضرورت تھی۔ اس کے لئے ایک کتاب تھی۔ جو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ لیکن جونہی کہ میں نے اسے کھولا۔ معاً وہی چیز میرے سامنے آگئی اور جب میں نے اپنے لیکچر میں اس کی طرف اشارہ کیا۔ تو سننے والے معلوم نہیں کیا خیال کرتے ہوں گے۔ کہ یہ بات کتنا عرصہ زیر غور رہی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے۔

بعض اوقات بڑی محنت

کرنی پڑتی ہے لیکن اگر فوری ضرورت ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ایسا معجزانہ کام بھی کر دیتا ہے۔

پس ہمارے مبلغوں کو چاہیئے۔ کہ

اللہ تعالےٰ سے تعلقات

مضبوط کریں۔ اور بڑھاتے رہیں۔ عام طور پر میں سالوں وغیرہ میں مضامین پڑھتا ہوں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ اکثر حوالوں کے پیچھے پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ روحانی پہلو ان میں بہت کمزور ہوتا ہے۔ پرانی تفسیروں پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ یا میرے ترجمہ کی طرف دھیان کم معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو علوم اور معارف دنیا کے سامنے پیش کئے۔ ان کے سامنے پہلی تفسیریں مردہ ہیں۔

پس مولوی صاحب کے جنازہ کے علاوہ اپنے مبلغین اور دوسرے نوجوانوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

اللہ تعالےٰ سے تعلق

پیدا کریں۔ تبھی وہ دنیا میں ممتاز حیثیت قائم کر سکتے ہیں۔ ورگرنہ دنیوی سامان ہمارے مخالفوں کے پاس ہم سے بہت زیادہ ہیں ؛

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

ہمارا امسال مورخہ ۳۰ جون و یکم جولائی ۱۹۳۴ء جلسہ سالانہ بدستور سابق قرار پایا ہے۔ جو بروز ہفتہ و اتوار ہوگا۔ قادیان دارالامان سے مبلغ تشریف لائینگے۔ جملہ احباب کو بالعموم اور ضلع شیخوپور کی جماعتوں کو بالخصوص تشریف لا کر جلسہ کو بارونق بنانا چاہیئے۔ مناظرے کا بھی احتمال ہے۔ جو دوست لاہور یا لائل پور جڑانوالہ کی طرف سے تشریف لائیں۔ وہ مرزا پور کے اڈہ پر اتریں۔ ہمارے آدمی وہاں موجود ہوں گے۔ وہ ہمراہ لے جائیں گے۔ کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ خاکسار سید ولایت شاہ احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہ مسکین

[illegible]

ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار تنظیم اہلحدیث " روپڑ ۷ امئی میں خاکسار کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب روپڑی نے اور مولوی عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ نے اخبار " العدل " گوجرانوالہ میں فسخ بیعت کا اعلان شائع کرا کر ہر دو صاحبان نے اپنی اپنی کامیابی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن جب خاکسار نے مضمون کا مطالعہ کیا۔ تو ہر دو کی غلط بیانی پر از حد افسوس ہوا۔ خاکسار نے فسخ بیعت کا قطعاً اعلان نہیں کیا میں خدا کے فضل سے احمدیت کا دل و جان سے خادم ہوں ؛

دلاور خاں ٹیلر ماسٹر کوٹلی بلیاہ۔ ضلع میرپور۔ ریاست جموں

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کی قابل شکریہ خدمات

جناب میر کلو صاحب خانیاری اور جناب محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹی کے مقدمات کے سلسلہ میں بحکم آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن جناب چودہری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء ۲۲ رمئی کو سرینگر تشریف لائے

آپ کو مولوی محمد عبداللہ صاحب کی نگرانی ہائی کورٹ میں داخل کرنا تھی۔ جو داخل کر دی گئی۔ اور سشن جج صاحب کی عدالت میں دو مقدمات کی اپیلیں تھیں۔ جو جناب میر کلو صاحب کے متعلق دائر تھیں دن کے گیارہ بجے عدالت نے سماعت شروع کی۔ حاضرین کثرت سے مقدمہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ کمرہ عدالت اس قدر بھر گیا کہ مجبور لوگوں کو باہر کھڑا ہونا پڑا۔ چودہری صاحب نے واقعات بیان کئے۔ پھر سرکاری وکیل نے جوابی تقریر کی۔ اس کے بعد چودہری صاحب نے تقریر کی۔

ہر دو مقدمات میں جناب چودہری صاحب نے ۶۹ روپیہ آٹھ آنہ فیس اپنے پاس سے گورنمنٹ کشمیر کو ادا کی۔ جملہ مسلمانان کشمیر جناب چودہری صاحب کے اور آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے از حد ممنون ہیں

مقدمات سے فارغ ہونے کے بعد جناب چودہری صاحب مورخہ ۲۹ رمئی ۱۹۳۴ء کو پرائم منسٹر صاحب بہادر کرنل کالون اور آنریبل وجاہت حسین صاحب ہوم منسٹر سے ملے۔ آپ نے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی اور جلاوطنوں کی واپسی اور ضبط شدہ جائداد وغیرہ کی بحالی اور طلباء کے داخلہ کالج اور سکول کے متعلق گفتگو کی

نامہ نگار از سری نگر

کمیٹی برائے امداد کشمیری طلباء کی رپورٹ

کمیٹی برائے امداد طلباء کے دو اجلاس ہوئے جن میں جملہ ممبران حاضر تھے۔ اور متفقہ طور پر کمیٹی نے مبلغ ۵۰ روپیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان ۶ طالبات اور ۱۴ طالب علموں میں کتب کے لئے تقسیم کیا۔ الخ۔ میں کالج و سکول ہر دو کے طلباء شامل ہیں۔ سری نگر کے علاوہ بانڈی پورہ رورٹی۔ بارہمولہ۔ مظفر آباد۔ ہلمت پور ہندواڑہ۔ اسلام آباد۔ کولگام کیموہ اور ترال کے طلباء میں بھی برائے کتب نقدی تقسیم کی گئی۔ طلباء میں سے بہت سے یتیم و بے کس بچے تھے۔ جملہ ممبران کمیٹی حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے یتامیٰ و غربا کی بروقت امداد فرمائی۔ جزاہ اللہ خیرا فی الدنیا والآخرۃ تفصیل بعد میں شائع کی جائے گی۔ دراصل کمیٹی چاہتی ہے۔ کہ یہ سلسلہ مستقل طور پر جاری رہے۔ کیونکہ کثیر التعداد درخواستیں طلباء کی موصول ہو رہی ہیں۔ اس لئے درد دل رکھنے والے مسلمانوں کو اس کی طرف خاص توجہ کر کے امداد فرمانی چاہیئے۔ تمام رقوم جو اس مد میں کوئی صاحب دینا چاہیں۔ وہ آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کی وساطت سے بھیجی جائیں۔

خاکسار صدر الدین سکرٹری کمیٹی برائے امداد طلباء سری نگر

کشمیری جلاوطنوں کی فہرست

آجکل کشمیر تحصیل ہندواڑہ موضع اندرہامہ کی ایک جماعت اضلاع امرتسر۔ گورداسپور۔ جالندھر وغیرہ کے دیہات میں گشت کر رہی ہے۔ اور عام اہل اسلام سے کہتے پھرتے ہیں۔ کہ اصلی جلاوطنان کشمیر ہم ہی ہیں۔ اور مزید براں سب یہی کہلاتے ہیں حالانکہ نہ وہ سادات میں سے ہیں۔ اور نہ خارج البلد۔ ان کا ہیڈ کوارٹر قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر ہے۔ بہرحال اصل جلاوطنوں کے نام درج ذیل ہیں۔ مولوی احمد اللہ میر واعظ ہمدانی و مسٹر ایوب۔ یہ دونوں اس وقت بمقام ٹھوٹ جموں میں ہیں۔ مولوی محمد سعید و صدر الدین بچھ۔ یہ دونوں لاہور سے واپس سرینگر گئے۔ وہاں پر قانون شکنی کے سلسلہ میں پھر جیل میں ہیں سید غلام محی الدین و سید مقبول بیہقی و رینگ عبداللہ یہ تینوں آج کل مولوی عبدالغنی کے پاس بمقام شملہ ہیں۔ مولوی غلام مصطفےٰ یہ لاہور میں ہیں۔ مفتی ضیاء الدین جن پر حکومت پونچھ کشمیر نے باغیانہ تقریر کے الزام میں حدود ریاست کا داخلہ بند کیا ہوا ہے۔ یہ سب لاہور ہی میں ہیں ایسے مکار لوگوں کے حق میں ایسوسی ایشن لاہور سراغ نکال کر بھی انکا سد باب فرمائے جو ناجائز فائدہ اٹھا کر اہل اسلام کو دھوکہ دے رہے ہیں

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ دار ۳۰ر اپریل ۱۹۳۸ء تک منظور کئے جاتے ہیں جن جماعتوں نے تاحال سال رواں کے عہدہ داروں کا انتخاب کر کے نہیں بھیجا۔ وہ جلد توجہ فرمائیں۔ سال رواں میں سے ڈیڑھ ماہ گذر چکا ہے۔ اور اب تک اکثر جماعتوں کے عہدہ داروں کی فہرستیں نہیں آئیں فہرست عہدہ داران بھیجتے وقت بعض جماعتوں نے کارکنوں کے خط و کتابت کے مکمل پتے ساتھ نہیں لکھے۔ آئندہ جن فہرستوں میں کارکنوں کے مفصل پتے خط و کتابت کے لئے نہ ہونگے۔ وہ بغیر کسی کارروائی کے داخل دفتر کر دی جائیں گی۔ کیونکہ ایسی معمولی باتوں کے لئے خط و کتابت پر مزید اخراجات کرنا نامناسب امر ہے۔ (ناظر اعلیٰ ۱۱ر جون)

سیدوالہ

پریذیڈنٹ	میاں غلام محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	میاں محمد رمضان صاحب و ماسٹر غلام محمد صاحب
سکرٹری مال	میاں احمد دین صاحب
معاون "	مستری فضل حق صاحب
سکرٹری تبلیغ	شیخ امام الدین صاحب دوکاندار

مانسہ (پٹیالہ)

پریذیڈنٹ	مرزا محمد علی بیگ صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی
جنرل سکرٹری	منصب دار خان صاحب

جالندھر چھاؤنی

پریذیڈنٹ	ماسٹر فقیر احمد صاحب
جنرل سکرٹری	سید عبدالقادر صاحب
سکرٹری تبلیغ	محمد عبداللہ صاحب
معاون "	ماسٹر رحمت اللہ صاحب
سکرٹری مال	سید عبدالقیوم صاحب
معاون "	بابو محمد سعید صاحب

ننکانہ صاحب

جنرل سکرٹری و سکرٹری مال و وصایا	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری تبلیغ	شیخ مہرالدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	مستری عبدالواحد صاحب
معاون سکرٹری تبلیغ	منشی محمد شفیع صاحب

دارالسلام (افریقہ)

پریذیڈنٹ	ابو الفضل کریم صاحب نون
جنرل سکرٹری	بابو عبدالرحمٰن صاحب
سکرٹری بیت المال	بابو عبدالرحمٰن صاحب

نیروبی (افریقہ)

پریذیڈنٹ	سید سراج الدین صاحب
وائس "	سیٹھ عثمان یعقوب صاحب
جنرل سکرٹری	شیخ غلام فرید صاحب
محاسب	ڈاکٹر عمر الدین صاحب
سکرٹری وصایا	" " "
سکرٹری تعلیم و تربیت	حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی
سکرٹری تبلیغ	قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی
آڈیٹر	ملک احمد حسین صاحب

امرتسر

جنرل سکرٹری	بابو عبدالغنی صاحب
سکرٹری دعوت و تبلیغ	سید بہاول شاہ صاحب
سکرٹری وصایا و تالیف و تصنیف	" " "
سکرٹری تعلیم و تربیت	ماسٹر محمد طفیل صاحب
سکرٹری امور عامہ و خارجہ و بیت المال و محاسب	قاضی عبدالمجید صاحب
سکرٹری ضیافت	میاں غلام نبی صاحب

سرگودہا

جنرل سکرٹری	حافظ عبدالعلی صاحب
جائنٹ سکرٹری	پیر فیض احمد صاحب ہیڈ کلرک
اسسٹنٹ سکرٹری	منشی عبدالرحیم صاحب
سکرٹری تبلیغ مقامی و ضلع	بابو محمد سعید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی غلام نبی صاحب
" وصایا	منشی غلام محمد صاحب
" امور عامہ مقامی و ضلع	حافظ عبدالعلی صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری امور عامہ "	شیخ فضل کریم صاحب
سکرٹری امور خارجہ	حافظ عبدالعلی صاحب
اسسٹنٹ "	شیخ فضل کریم صاحب
سکرٹری مال	مولوی غلام نبی صاحب
اسسٹنٹ "	غلام رسول صاحب
امین	مولوی غلام نبی صاحب
آڈیٹر	پیر فیض احمد صاحب
سکرٹری ضیافت	مولوی غلام نبی صاحب
اسسٹنٹ "	منشی غلام احمد صاحب

شیخوپورہ

پریذیڈنٹ	حکیم محمد عبدالجلیل صاحب بھیروی
جنرل سکرٹری	چوہدری رحیم بخش صاحب
سکرٹری مال	قاضی کلیم اللہ صاحب
محاسب	ظفر الدین احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ	ماسٹر عطا محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	میاں محمد شریف صاحب اڈیشنل جج سب جج شیخوپورہ
آڈیٹر	راجہ علی محمد خان صاحب افسر مال شیخوپورہ

بستی گوکھووال (بہاولپور)

پریذیڈنٹ	میاں محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری مال و تعلیم و تربیت	فرزند علی صاحب صادق
سکرٹری تبلیغ و امور عامہ	چوہدری مختار احمد صاحب

پٹھانکوٹ

پریذیڈنٹ و خزانچی	شیخ غلام قادر صاحب
جنرل سکرٹری	عبدالکریم صاحب ناقد
سکرٹری تبلیغ و اشاعت	" " "

احمد پور

پریذیڈنٹ و سیکرٹری تبلیغ	خان محمد عبدالغنی خان صاحب
جنرل سکرٹری	چوہدری غلام مصطفےٰ خان صاحب پنشنر
سکرٹری مال	خان محمد افضل خان صاحب
اسسٹنٹ "	چوہدری غلام مصطفےٰ خان صاحب
سکرٹری تبلیغ	چوہدری محمد صادق صاحب
سکرٹری امور عامہ	چوہدری اللہ داد خان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	میاں غلام حسن صاحب
اسسٹنٹ "	چوہدری اللہ دتا صاحب

گوکیکی

پریذیڈنٹ	چوہدری غلام محمد صاحب ٹھیکیدار
وائس "	چوہدری سردار خان صاحب نمبردار
سکرٹری مال	پیر محمد اکبر صاحب ہاشمی
سکرٹری دعوت و وصایا	پیر محمد عبداللہ صاحب ہاشمی
سکرٹری تعلیم و تربیت	میاں محمد نور صاحب

لکھنؤ

پریذیڈنٹ	مولوی خیرالدین احمد صاحب
جنرل سکرٹری	محمد عثمان صاحب
سکرٹری تبلیغ	مرزا برکت اللہ صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی سید دلدار مرتضےٰ علی صاحب
سکرٹری مال	مرزا حسام الدین احمد صاحب جہلم

سلانوالی

جنرل سکرٹری و سکرٹری تبلیغ	مفتی خلیل الرحمٰن صاحب
نائب سکرٹری	میاں ممتاز احمد صاحب
سکرٹری مال و تعلیم و تربیت	بابو نذیر محمد خان صاحب
سکرٹری امور عامہ و خارجہ	منشی حبیب احمد صاحب
سکرٹری وصایا و ضیافت	مستری رحمت اللہ خان صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نومبائعین سنہ ۱۹۳۴ء

بابت ماہ اپریل

نمبر	نام	پتہ
۹۵۴	قمر الدین صاحب	ریاست بہاولپور
۹۵۵	محمد عالم صاحب	لاہور چھاؤنی
۹۵۶	محمد حفیظ صاحب	ضلع فرخ آباد
۹۵۷	رحمت اللہ صاحب	〃 سیالکوٹ
۹۵۸	محمد دین صاحب	〃 گورداسپور
۹۵۹	عبد الستار صاحب	〃 〃
۹۶۰	روشن بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۶۱	زینب بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۶۲	محمد عالم صاحب	سندھ
۹۶۳	رضیہ خاتون صاحبہ	ضلع گیا
۹۶۴	محمد نذیر صاحب	
۹۶۵	موسیٰ خان صاحب	ضلع ہزارہ
۹۶۶	برکات خان صاحب	〃 〃
۹۶۷	لال الدین صاحب	〃 گورداسپور
۹۶۸	محمد الدین صاحب	〃 〃
۹۶۹	حشمت صاحبہ	〃 〃
۹۷۰	حسینی صاحبہ	〃 〃
۹۷۱	تصیبو صاحبہ	〃 〃
۹۷۲	طالع بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۷۳	نصر الدین صاحب	
۹۷۴	محمد یار صاحب	ضلع شاہپور
۹۷۵	منگلانی صاحبہ	〃 〃
۹۷۶	جلال خان صاحب	〃 〃
۹۷۷	نور خان صاحب	〃 〃
۹۷۸	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۷۹	اللہ جوائی صاحبہ	〃 〃
۹۸۰	امیر خان صاحب	〃 〃
۹۸۱	فستیح بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۸۲	سلطان احمد صاحب	〃 〃
۹۸۳	محی الدین صاحب	〃 〃
۹۸۴	صوالت بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۸۵	ستاں بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۸۶	سردار بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۸۷	حاکم بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۸۸	امام الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۹۸۹	میاں غلام حسین صاحب	
۹۹۰	لال دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۹۹۱	نواب دین صاحب	〃 〃
۹۹۲	رحمت علی صاحب	〃 〃
۱۹۳	سردار خان صاحب	〃 〃
۹۹۴	غلام قادر صاحب	〃 〃
۹۹۵	صوبے خان صاحب	〃 〃
۹۹۶	سردار بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۹۷	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۹۹۸	عبد القدوس صاحب	حیدرآباد دکن
۹۹۹	پیر خان صاحب	امرتسر
۱۰۰۰	محمد خلیل صاحب	ضلع فیروزپور
۱۰۰۱	نواب بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۱۰۰۲	محمد عبد الجبار صاحب	〃 رنگ پور
۱۰۰۳	حسین خان صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۰۰۴	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۰۰۵	چوہدری مہرداد خان صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۰۰۶	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۱۰۰۷	ہاجرہ بی بی صاحبہ	〃 لاہور
۱۰۰۸	فضل بی بی صاحبہ	دہلی
۱۰۰۹	محی الدین صاحب	ضلع جالندھر
۱۰۱۰	غلام نبی صاحب	ریاست پٹیالہ
۱۰۱۱	فاطمہ بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۱۰۱۲	میاں مٹھو صاحب	
۱۰۱۳	〃 نور محمد صاحب	
۱۰۱۴	فقیر خان صاحب	
۱۰۱۵	لعل دین صاحب	
۱۰۱۶	ریشم بی بی صاحبہ	
۱۰۱۷	محمد حسین صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۰۱۸	غلام محمد صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۰۱۹	سردار محمد صاحب	〃 〃
۱۰۲۰	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۰۲۱	امام الدین صاحب	〃 گجرات
۱۰۲۲	عبد الحمید صاحب	〃 لائل پور
۱۰۲۳	علی احمد صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۰۲۴	اسد اللہ صاحب	ڈیرہ غازی خاں
۱۰۲۵	غلام نبی صاحب	〃
۱۰۲۶	صغیر احمد صاحب	ریاست پٹیالہ
۱۰۲۷	اللہ دتا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۰۲۸	محمد احمد صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۰۲۹	فرزند علی صاحب	〃 〃
۱۰۳۰	مولاداد صاحب	〃 〃
۱۰۳۱	اللہ داد صاحب	〃 〃
۱۰۳۲	شیر محمد صاحب	〃 〃
۱۰۳۳	غلام فرید صاحب	〃 〃
۱۰۳۴	مرزا رحیم بیگ صاحب	کپورتھلہ
۱۰۳۵	غلام محمد صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۰۳۶	اللہ دتا صاحب	〃 〃
۱۰۳۷	سردار بیگم صاحبہ	〃 ہوشیارپور
۱۰۳۸	ارشاد بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۰۳۹	امتیاز بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۰۴۰	غیاث بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۰۴۱	سردار بیگم صاحبہ	〃 〃

بابت ماہ مئی

نمبر	نام	پتہ
۱۰۴۲	محمد اسحاق صاحب	چنیوٹ
۱۰۴۳	فقیر محمد صاحب	
۱۰۴۴	شمشاد حسین صاحب	
۱۰۴۵	فیض حسین صاحب	
۱۰۴۶	اللہ دتا صاحب	
۱۰۴۷	جمعدار بہادر علی صاحب	ضلع جہلم
۱۰۴۸	اہلیہ صاحبہ 〃 〃	〃 〃
۱۰۴۹	ایضاً 〃 〃	〃 〃
۱۰۵۰	〃 〃 〃	〃 〃
۱۰۵۱	ملک باقو صاحب	〃 〃
۱۰۵۲	نور محمد صاحب	〃 〃
۱۰۵۳	غلام حسین صاحب	〃 〃
۱۰۵۴	پیر بانو صاحبہ	〃 〃
۱۰۵۵	غلام بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۰۵۶	غلام احمد صاحب	حیدرآباد سندھ
۱۰۵۷	محمد اسمٰعیل صاحب	ضلع تھرپارکر
۱۰۵۸	غلام محمد صاحب	
۱۰۵۹	عبد اللطیف صاحب	ضلع کرنال
۱۰۶۰	عبد الغنی صاحب	شاہجہانپور
۱۰۶۱	فقیر الدین صاحب	
۱۰۶۲	ہیرے خان صاحب	بمبئی
۱۰۶۳	حبیب اللہ صاحب میر	
۱۰۶۴	دوست محمد صاحب	ضلع جہلم
۱۰۶۵	خدا بخش صاحب	سندھ
۱۰۶۶	شاہ باز صاحب میر	
۱۰۶۷	قاسم علی صاحب	قادیان
۱۰۶۸	دولت بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۰۶۹	حسین بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۰۷۰	خدا بخش صاحب	〃 〃
۱۰۷۱	عنایت بیگم صاحبہ	〃 ہوشیارپور
۱۰۷۲	مبارکہ بیگم صاحبہ	جموں
۱۰۷۳	سبحان بی بی صاحبہ	ریاست پٹیالہ
۱۰۷۴	غلام احمد صاحب	〃 〃
۱۰۷۵	سلطان عرف بابو صاحب	〃 〃
۱۰۷۶	چوہدری جلال الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۰۷۷	مظفر حسین صاحب	سیالکوٹ
۱۰۷۸	اصغر خان صاحب	دہلی
۱۰۷۹	رحمت علی صاحب	ضلع گورداسپور
۱۰۸۰	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مہر علی صاحب	خیرپور
۱۰۸۱	قدرت جان صاحبہ	بنوں
۱۰۸۲	معروف سلطان صاحب	〃
۱۰۸۳	لعل محمد خان صاحب	〃
۱۰۸۴	اہلیہ صاحبہ ہمیش گل صاحب	〃
۱۰۸۵	ہمیش گل صاحب	〃
۱۰۸۶	عبد القادر صاحب	مونگھیر
۱۰۸۷	جان محمد صاحب	بٹالہ
۱۰۸۸	اللہ دتا صاحب	موسیٰ والہ
۱۰۸۹	طالع بی بی صاحبہ	فیض آباد
۱۰۹۰	عنایت بیگم صاحبہ	〃
۱۰۹۱	محمد علیم صاحب	بھاگلپور
۱۰۹۲	ایم عمر صاحب	لکادیپ
۱۰۹۳	پی عبد اللہ صاحب	〃
۱۰۹۴	احمد اللہ صاحب	
۱۰۹۵	چوہدری فضل الٰہی صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۰۹۶	حکیم محمد الدین صاحب	جالندھر
۱۰۹۷	سید شفیع اللہ صاحب	بنارس
۱۰۹۸	محمد یوسف صاحب	حیدرآباد دکن
۱۰۹۹	عبد الرشید صاحب	لاہور دربار
۱۱۰۰	محمد اسمٰعیل صاحب	ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کپورتھلہ سے ۹ جون کی اطلاع ہے۔ کہ میجر کوٹھا والہ انسپکٹر جنرل پولیس کے برخاست ہونے پر کپورتھلہ کے محکمہ پولیس میں جو اسامی خالی ہونے والی ہے اسے پُر کرنے کے لئے کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ریاست کے حکام گورنمنٹ پنجاب سے محکمہ پولیس کے کسی مسلم افسر کی خدمات مستعار لیں گے۔

خان بہادر ملک زمان مہدی خان صاحب کے متعلق گوجرانوالہ سے ۹ جون کی اطلاع ہے۔ کہ آپ ۳۴ سالہ ملازمت کے بعد اس ماہ کے آخر میں ریٹائر ہو رہے ہیں۔ فروری ۱۹۰۱ء میں آپ گورنمنٹ کی ملازمت میں آئے تھے۔ اور کانگڑہ۔ شیخوپورہ۔ ملتان۔ منٹگمری۔ میانوالی رہتک اور گوجرانوالہ اضلاع میں ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے تعینات رہے ہیں۔

انگورا سے ۹ جون کی اطلاع ہے۔ کہ ترکی سے بہت سے ہندوستانیوں کو خارج البلد کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کسی غیر ملکی طاقت کا کوئی ہوائی جہاز ترکی میں بغیر اجازت نہیں آسکتا۔

بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی کا ۳ ½ سالہ وقفہ کے بعد ۱۰ جون کو بمبئی میں اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اور نمائندوں کے علاوہ مسٹر نریمان اور مسز سروجنی نیڈو سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ بمبئی کے مزدوران پارچہ بافی کا معاملہ وار دھا میں منعقد ہونے والی کانگرس کمیٹی کے سامنے رکھیں۔

لیگ اقوام کے حلقوں میں جنیوا سے ۹ جون کی اطلاع کے مطابق اس بات پر خوشی منائی جا رہی ہے۔ کہ چھوٹی طاقتیں سوویٹ یونین کے ساتھ ڈپلومیٹک تعلقات قائم کر رہی ہیں۔ ان طاقتوں کی طرف سے سوویٹ یونین کا تسلیم کیا جانا اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ سوویٹ عنقریب لیگ میں داخل ہونے والا ہے۔

پٹنہ سے ۱۰ جون کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ وائسرائے ریلیف فنڈ سے غریب آدمیوں کو اپنے مکانات از سر نو تعمیر کرنے کے لئے روپیہ دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ پٹنہ میں دو لاکھ۔ ترہٹ ڈویژن میں ۶ ½ لاکھ اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں دو لاکھ روپیہ دیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس طرح ۲۱ ½ لاکھ روپیہ صرف ہو گا۔

بمبئی کے سناتن دھرمیوں کے متعلق ۹ جون کی اطلاع ہے کہ وہ گاندھی جی کے موجودہ طرز عمل سے اپنی بیزاری کا اظہار کرنے کا پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ان کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ ریلوے سٹیشنوں پر گاندھی جی کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا جائے۔ اور اس طرح ان پر واضح کیا جائے۔ کہ سناتن دھرمی ان کے طرز عمل کو پسند نہیں کرتے۔

ٹوکیو (جاپان) میں ماہ جولائی میں ایک بدھ کانفرنس منعقد ہونی قرار پائی ہے۔ ہندو مہا سبھا نے اس میں اپنی طرف سے شمولیت کے لئے دھرم ویرا ایم اے اور پرنسپل دشو بندھو کو روانہ کیا ہے۔

لدھیانہ ہوزری مینوفیکچرز ایسوسی ایشن کی طرف سے لدھیانہ سے ۹ جون کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ کو ایک میموریل بھیجا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی صنعت ہوزری سخت خطرہ میں ہے۔ کیونکہ قریباً چالیس لاکھ روپیہ کی ہوزری کے آرڈر جاپان کو مل چکے ہیں۔ اور یہ ہوزری جون کے آخر جولائی کے شروع میں ہندوستان پہنچ جائے گی۔ اور ۳۵ فی صدی محصول کی معمولی رقم ادا کر کے ہندوستان میں داخل ہو کر ہندوستانی صنعت ہوزری کو تباہ کر دے گی۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ فوری کارروائی کرے۔ اور جاپان ہوزری پر زیادہ محصول عائد کر کے ہندوستانی صنعت کو بچائے۔

برٹش گورنمنٹ نے لنڈن سے ۱۰ جون کی اطلاع کے مطابق ایک نیا قانون نافذ کیا ہے۔ جس کے مطابق بچوں کو ہوائی بندوقیں ہوائی پستول اور اس قسم کے دوسرے اسلحہ جات خریدنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ وہ ان اسلحہ جات کو پہلے کی طرح استعمال تو کر سکیں گے۔ لیکن ان کی خرید کا اختیار صرف ان کے والدین یا دیگر سرپرستوں کو ہو گا۔ قانون کا مقصد یہ ہے کہ بچے اپنے والدین کے علم کے بغیر ایسے اسلحہ جات نہ خرید سکیں۔

مسولینی اور ہٹلر کی متوقع ملاقات کے سلسلہ میں روم سے ۹ جون کی اطلاع ہے کہ اس ملاقات میں اسلحہ جات کی تخفیف اور لیگ اقوام کے داخلہ کے سوال پر بھی غور کیا جائیگا خیال کیا جاتا ہے کہ مسولینی ہٹلر کو مشورہ دے گا۔ کہ وہ اعتدال سے کام لے۔ تاکہ مختلف ممالک میں اسلحہ جات کا مقابلہ نہ شروع ہو جائے۔ وہ اسے یہ بھی مشورہ دے گا کہ وہ لیگ اقوام میں واپس آجائے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ نے پیرس سے ۹ جون کی اطلاع کے مطابق ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس کے رو سے بیس لاکھ پونڈ سالانہ اس مطلب کے لئے جمع کیا جائیگا کہ ملاحوں کی اجرتوں کی تخفیف پوری کی جا سکے۔ اس رقم میں سے ملاحوں کی دس فی صدی اجرتیں گورنمنٹ کی طرف سے ادا کی جائیں گی۔ اور یہ رقم جمع کرنے کے لئے باہر سے آنے والی تمام اشیاء کے محاصل میں تین فی صدی اضافہ کر دیا جائیگا۔

حکومت جموں وکشمیر نے ۹ جون کی اطلاع کے مطابق الیکشن رولز میں اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ کوئی سبھا یا سوسائٹی پروپیگنڈا کے لئے حلقہ ہائے مفصلات میں چٹھیاں نہیں بھیج سکتی۔

حکومت پنجاب نے شملہ سے ۹ جون کی اطلاع کے مطابق کانگرس کمیٹیوں پر سے پابندیاں ہٹا لینے کا اعلان کر دیا ہے۔

دریائے ہگلی میں کلکتہ سے ۹ جون کی اطلاع کے مطابق ایک سٹیمر جو ۷ ٹن وزنی تھا۔ اور جس میں ڈیڑھ سو آدمی سوار تھے۔ لہروں کی تھپیڑوں میں آکر الٹ گیا۔ اور مسافر ڈوب گئے۔

سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب نے ۹ جون اختتام رخصت کے بعد چارج لے لیا۔ اور سر سکندر حیات خان چار ماہ کی رخصت پر یورپ روانہ ہو گئے۔ سر مالکم ارونگ آئی سی ایس آپ کی جگہ ریونیو ممبر کا کام کریں گے۔

پشاور سے ۹ جون کی اطلاع ہے کہ افغانستان کے مشرقی علاقہ میں زبردست بارش ہونے سے شہر خان آباد کو سیلاب نے گھیر لیا جس سے پندرہ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ عمارتوں۔ پلوں اور باغات کو بھی سخت نقصان پہنچا۔

دہلی پولیس نے مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے پر سے پابندیاں ہٹائی ہیں۔ البتہ جامع مسجد کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اور سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے سکرٹری ہندو مہا سبھا کو اس امر کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگرچہ دیگر مساجد کے سامنے باجہ بجانے پر کوئی قید نہیں۔ مگر آپ قوم کو ترغیب دیں کہ وہ نماز کے وقت مسلمانوں کے جذبات کا احترام ملحوظ رکھیں۔

حکومت عراق نے بغداد کی ایک اطلاع کے مطابق ۲ لاکھ سو مربعہ میل کے رقبہ میں ٹیلی فون کا جال بچھا دیا ہے۔ اس لائن کو بغداد۔ لنڈن اور فلسطین تک وسیع کیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی